اہلی زندگی کو تلخ بنانے والے امور کا بہترین علاج

(فرمودہ یکم مارچ ۱۹۱۶ء)

یکم مارچ ۱۹۱۶ء کو قاضی عبداللطیف فارغ التحصیل طالب علم مبلغین کالج کا نکاح قاضی حبیب اللہ لاہوری کی بیٹی ام کلثوم سے پانچ سو روپیہ مہر پر پڑھایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

انسان کی ترقی اور اس کا اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جانا بہت کچھ ایک دوسرے کی مدد اور تائید پر منحصر ہے۔ اگر دنیا میں انسان ایک دوسرے کے مددگار اور معاون نہ ہوں تو ضروری ہے کہ بہت سی کامیابیاں حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں اور جس طرح حیوانات کی زندگی ہوتی ہے اسی طرح انسانی زندگی بھی ہو جائے۔ جتنے بڑے کاموں کی طرف انسان متوجہ ہوتا ہے اتنے ہی بڑے مصائب اور مشکلات اسے پیش آتی ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ جو شخص سہ منزلہ مکان پر چڑھے گا وہ زیادہ تھکے گا اور جو سطح زمین پر کی منزل پر رہے گا وہ نہیں تھکے گا قطب صاحب کی لاٹھ پر چڑھنے والوں کو دیکھا ہے کہ اچھے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں مگر ہانپ جاتے ہیں۔ تو جتنا کوئی بلند مقام پر چڑھے گا اتنا ہی بلند حوصلہ اور بلند ہمت اور پوری کوشش سے محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ انسان اور حیوان کی زندگی کا مقصد ایک نہیں ہو سکتا اس لئے ان کی کوششوں اور محنتوں میں بھی فرق ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے اور اس کے لئے ترقی کے راستوں

کو بہت وسیع کردیا ہے اور بڑے بڑے مدراج بنادیئے ہیں حتیٰ کہ اللہ کا محبوب بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور درجہ دے دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ سلہ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ تو ایک انسان کا درجہ اتنا بلند ہے کہ نہ صرف وہ خدا کا محبوب ہے بلکہ جو اس کا غلام ہو وہ بھی اس کا محبوب بن جاتا ہے۔

پس اس بلندی کے حاصل کرنے کے لئے بڑی محنت اور کوشش اور بہت سی قربانیوں، بڑے خطرات و تفکرات سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح بڑی جنگ کے وقت ایک جرنیل کو بہت ہوشیار رہنا پڑتا ہے اسی طرح انسانی زندگی کے رستہ میں جو جنگ کرنی پڑتی ہے اس کے لئے بھی بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی اس میں ہوشیار نہ رہے تو قدم قدم پر ایسی ٹھوکر لگتی ہے کہ چکنا چور کردیتی ہے۔

پھر جہاں خطرہ، خوف، مصائب اور تکالیف زیادہ ہوں وہاں تعاون، مدد اور نصرت کی بھی بڑی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو اکثر موقع پر قدم لڑکھڑا جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے کوئی نہ کوئی مددگار بھی ہو اور مددگار بھی ایسا جس پر پورا بھروسہ اور اطمینان رکھا جاسکے۔ لیکن اس میں مشکل یہ ہے کہ ہر ایک انسان سمجھ نہیں سکتا کہ میرے وہ کون سے دوست اور عزیز ایسے ہیں جن پر میں اس بات کا بھروسہ رکھ سکوں کہ مشکلات کے وقت میری مدد کریں گے کیونکہ سوائے اخلاص کے مدد ہو ہی نہیں سکتی۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے لئے دوستوں کو چاہتے ہیں مگر وہ ان کے دشمن نکل آتے ہیں۔ بہت لوگ ہیں جو بعض کو اپنا دوست سمجھتے ہیں اور وہ بظاہر دوست ہی معلوم ہوتے ہیں مگر دراصل وہ دشمن ہوتے ہیں یا اگر وہ اپنی طرف سے دشمنی نہ بھی کریں لیکن وہ ایسے رنگ میں مدد دیتے ہیں کہ ان کی دوستی دشمنی ثابت ہوجاتی ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ جس کو دوست سمجھا جاتا ہے وہ دوست ہوتا ہی نہیں دشمن ہوتا ہے یا پہلے تو دوست ہی ہوتا ہے مگر مصیبت کے وقت الگ ہوجاتا ہے اس کے لئے میں اپنے آپ کو کیوں مصیبت میں ڈالوں یا مصیبت کے وقت بھی دوست ہی ہوتا ہے اور مدد بھی کرتا ہے مگر اس کی مدد بجائے اس کے کہ کوئی فائدہ پہنچائے الٹا مصیبت کے بڑھانے کا کام کرتی ہے اس لئے کسی دوست اور مددگار کا انتخاب کرنا بہت مشکل

بات ہے لیکن وہ مشکلات جو انسانی زندگی کے رستہ میں حائل ہیں ان پر غالب آنا اور انہیں ہٹا دینا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ کسی دوسرے کی نصرت اور مدد شامل نہ ہو اس لئے کسی کو مددگار بنانا بھی ضروری ہے ورنہ انسان ہلاکت سے نہیں بچ سکتا۔

چونکہ خدا تعالیٰ ہی ایک ایسی ہستی ہے جو غیب کی باتوں کو جاننے والی ہے اور انسان کے متعلق ہر ایک بات کو جانتی ہے اس لئے اسی کا حق ہے اور اسی سے ممکن ہے کہ وہ انسان کو اس ہلاکت سے بچانے کی کوئی تدبیر بتائے۔

اسلام میں جو نکاح کا مسئلہ رکھا گیا ہے یہ بھی ان تدابیر میں سے ایک تدبیر ہے جو ہلاکت اور تباہی سے بچاتی ہے اور انسان کو سچا دوست اور مخلص مددگار مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں بیوی کے متعلق آتا ہے کہ لِتَسْكُنُوٓا اِلَيْهَا۔ ؎۲ یعنی انسان کو جو مصائب اور تکالیف آتی ہیں اور جن کی وجہ سے قریب ہوتا ہے کہ وہ ہمت ہار دے اس وقت بیوی اس کی مددگار اور آرام کا باعث ہوتی ہے اور اس کی ہمت بڑھانے والی ہوتی ہے۔ اسی حکمت کے ماتحت خدا تعالیٰ نے نکاح کو رکھا ہے اور اس کے لئے ایسی خواہشیں اور جذبات اور طاقتیں انسان کے اندر رکھ دی گئی ہیں کہ یہ مجبور ہے کہ کوئی ایسا ساتھی پیدا ہو۔ وہ تو الگ رہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کے لئے صرف کر دیں اور جن کا کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، نکاح کرنا سب کچھ خدا کے لئے تھا دوسرے لوگ بھی اس بات کے لئے مجبور ہیں کہ نکاح کریں یعنی انہیں بھی جذبات مجبور کرتے ہیں گویا اس رنگ میں خدا تعالیٰ نے انسان کو نکاح کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ ممکن تھا کہ اگر یہ جذبات اسی رنگ میں خدا نے پیدا نہ کئے ہوتے تو بہت سے لوگ کہتے کہ اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ ہم دنیا کی دوڑ میں ایک اور کو ساتھ ملا کر اپنی رفتار کو سست کریں لیکن خدا نے مجبور کر دیا ہے اس لئے اب کوئی نادان ہی ہے جو ایسا کہے۔

اسلام میں خدا تعالیٰ نے شادی کے متعلق ایسے قواعد بتا دیئے ہیں کہ ان پر کاربند ہونے سے انسان کو سچا دوست اور مخلص مددگار مل جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو مرد کی سخت دشمن ہوتی ہیں اور انہیں تباہ کر دیتی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بہت سی عورتیں خاوندوں کی اور مرد عورتوں کے سچے مددگار ہوتے ہیں۔ گو بعض غلطیوں اور بدعہدیوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کہ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے بدظن ہو جاتی ہے لیکن یہ بیرونی عوارض اور اسباب ہیں ورنہ میاں بیوی کا تعلق ایسا ہے کہ نوے فیصد مرد

و عورت کے تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ اور اس اچھا ہونے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ (میں چونکہ اسلامی نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں اس لئے اسلام نے جو اس کی وجہ بتائی ہے وہی بیان کروں گا) کہ اسلام نے مرد کے فوائد کو عورت کے فوائد سے اور عورت کے فوائد کو مرد کے فوائد سے ایسا متحد کر دیا ہے کہ ان میں سوائے دوستی اور محبت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ دوستی اور محبت اور پیار کا اصل فوائد کا متحد ہونا ہے جس قدر بھی تعلقات اور دوستیاں ہیں ان سب کی اصلیت یہی ہے۔ رومیؒ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ ایک کوا اور ایک کبوتر بیٹھے دیکھے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کیوں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ان میں اتحاد کی کیا وجہ ہے۔ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے میں وہاں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد جو دونوں چلے تو معلوم ہوا کہ دونوں لنگڑے ہیں ؎ گویا ان کے اشتراک کی وجہ لنگڑا ہونا تھی۔ تو جتنا جتنا اشتراک کسی میں ہوتا ہے اتنا ہی اُن کا آپس میں تعلق مضبوط ہوتا ہے کیونکہ فوائد کے اشتراک پر اتحاد کی بنیاد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے کہ ان کے فوائد کو متحد کر دیا ہے اس لئے یہ ایسا جوڑ اور ایسی شرائط کے ماتحت ہے کہ اس کو کوئی جدا نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مرد کو عورت کا ذمہ دار بنایا ہے اور عورت کو مرد کا ذمہ دار اور دونوں کو ایک دوسرے کی عزت، مرتبہ، مال، دولت، آرام و آسائش میں شریک بنایا ہے اس لئے جس قدر مرد کا رتبہ اور عزت وغیرہ بڑھتی جائے گی اسی قدر عورت کی بڑھے گی اور جس قدر عورت کی بڑھے گی اسی قدر مرد کی بڑھے گی۔ ایک کی ترقی دوسرے کی ترقی ہے اور ایک کا تنزل دوسرے کا تنزل۔ ایک کا نقصان دوسرے کا نقصان ہے اور دوسرے کا نقصان ایک کا۔ مثلاً مرد کے بیمار ہونے سے جو نقصان ہو گا وہ نہ صرف اسی کا ہو گا بلکہ اس کی عورت کا بھی ہو گا۔ اسی طرح اگر عورت کسی تکلیف میں مبتلاء ہو گی تو اس تکلیف کا اثر مرد تک بھی پہنچے گا۔ کیونکہ عورت مرد کا ایسا تعلق اور اتحاد ہے کہ دونوں کے فوائد اور نقصان ایک ہو گئے ہیں اور یہ ایک زبردست اتحاد ہے جس کو کوئی توڑ نہیں سکتا سوائے بیرونی بواعث اور خارجی اثرات کے۔

اصل میں خدا تعالیٰ نے مرد و عورت کے فوائد کا ایسا اشتراک رکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں ہاں کچھ بیرونی روکیں رہ جاتی ہیں لیکن ان کے دور کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے تدابیر بتا دی ہیں۔ یہ آیات جو نکاح کے موقع پر پڑھنی آنحضرت ﷺ نے مقرر فرمائی ہیں ان میں ان تدابیر کا ذکر ہے۔

ہندوستان میں جو نکاح ہوتے ہیں ان میں ایک بہت بری بات یہ ہوتی ہے کہ جھوٹا مہر مقرر کرتے ہیں- پانچ دس روپیہ کی تو آمدنی نہیں ہوتی مگر مہر پندرہ لاکھ اشرفی، دس ہاتھی، پانچ گاؤں وغیرہ وغیرہ باندھتے ہیں پھر لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کی نکاح سے پہلے بڑی منت خوشامد کی جاتی ہے اور اپنے آپ کو ان کا غلام قرار دیتے ہیں- چنانچہ لڑکی والوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے لڑکے کو اپنی غلامی میں لے لو یا یہ کہ لڑکا کہتا ہے مجھے اپنی غلامی میں لے لو- لیکن جب شادی ہو جاتی ہے تو اسی کو گالی کے طور پر سُسرا کہتے ہیں- گویا جس وقت شادی نہیں ہوئی تھی اس وقت تو غلام تھا مگر جب شادی ہو گئی تو سُسرا گالی بن گئی- پہلے آقا تھا مگر جب لڑکی بیاہ دی تو بدترین شخص ہو گیا- ایسا کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہیں- پھر لڑکی والے کہتے ہیں کہ ہماری لڑکی چاند کی طرح ہے- چاند میں داغ ہو تو ہو مگر ہماری لڑکی میں نہیں ہے علم و عقل میں یکتائے روزگار ہے- غرضیکہ بہت کچھ جھوٹ بولتے ہیں لیکن جب شادی ہو جاتی ہے تو لڑکی میں یہ باتیں نہیں ہوتیں- خاوند دیکھتا ہے کہ نہ چاند ہے نہ سورج تو اس کا دل خراب ہو جاتا ہے- کیونکہ جو نقشہ اس نے اپنے دل میں جمایا ہوتا ہے وہ نہیں ہوتا- یہ ایک درست بات ہے کہ دل میں کسی چیز کا جو نقشہ قائم کر لیا جائے اگر وہ پورا نہ نکلے تو خواہ وہ چیز اچھی ہو تو بھی بری معلوم ہوتی ہے- بعض لوگ قادیان کے رہنے والوں کی نسبت عجیب عجیب خیالات اپنے دل میں رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہاں کے سب لوگ فرشتوں کی طرح ہوں گے دنیا کا کام نہیں کرتے ہوں گے ہر وقت عبادت میں لگے رہتے ہوں گے لیکن ایسے لوگ جب خود یہاں آتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق لوگوں کو نہیں پاتے تو بہت کبیدہ خاطر ہو کر جاتے ہیں- ایک دفعہ ایک شخص یہاں آیا حضرت مسیح موعودؑ مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد میں ہی بیٹھا کرتے تھے اس لئے لوگ آپ کے قریب بیٹھنے کے شوق میں پروانہ وار آگے بڑھتے اور ہجوم کر لیتے- اس طرح کرنے سے اس شخص کو کسی کی کہنی لگ گئی تو بڑا ناراض ہوا اور کہنے لگا کیا اسی قسم کے احمدی ہوتے ہیں ناراض ہو کر چلا گیا- چونکہ اس نے اپنے ذہن میں کوئی عجیب قسم کا نقشہ جمایا ہوا ہو گا اس لئے اسے اس معمولی سی بات سے ابتلاء آگیا- آنحضرت ﷺ کی نسبت قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ تو کھاتا پیتا اور بازاروں میں ہماری طرح چلتا پھرتا ہے کیا یہ رسول ہو سکتا ہے- انہوں نے رسول کی نسبت یہ خیال کیا ہوا تھا کہ وہ انسانوں کی طرح کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا نہیں ہو گا اس لئے انہیں آنحضرت ﷺ کے

پہچاننے کی توفیق نہ ملی۔ تو جو نقشہ کھینچا جائے وہ اگر پورا نہ ہو تو اصل چیز کی جو قدر ہوتی ہے وہ بھی نہیں رہتی۔

وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا غلط نقشہ اپنے دلوں میں نہیں جمایا ہوا تھا انہوں نے جب آپ کو دیکھا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور بے اختیار سبحان اللہ پکار اٹھے مگر نقشہ بنانے والے محروم ہی رہے۔ تو کسی چیز کا غلط نقشہ سمجھ لینا بڑی خرابی پیدا کرتا ہے مرد و عورت کے تعلقات میں جو بیرونی اسباب اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں ان میں سے ایک جھوٹ بھی ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا۔ ۴؎ پکی اور سچی بات کہنی چاہئے۔ کبھی کوئی بات ایسی نہ کہو جو فساد کا موجب ہو۔ اگر اس بات کو مدنظر رکھا جائے تو شادی بیاہ کے متعلق نصف لڑائیاں اس سے رک جائیں۔

اس کے علاوہ بہت سے فساد اس رنگ میں ہوتے ہیں کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دوسرے چھوٹے درجہ کے ہیں اور ہم بڑے درجہ کے۔ پہلے تو تعلق پیدا کر لیتے ہیں لیکن بعد میں انہیں اپنے خاندان یا امارت کا خیال آتا ہے اور اس طرح لڑائی جھگڑے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْرًا وَّنِسَآءً۔ ۵؎ اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تم سب کو ہم نے ایک جان سے پیدا کیا ہے پس اگر کسی کو کسی وجہ سے بڑائی حاصل ہو گئی ہے تو وہ عارضی ہے اصل میں تم سب ایک ہی ہو۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر میاں کسی خاندانی یا دنیوی لحاظ سے بیوی سے بڑا ہے تو عارضی بڑائی رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر بیوی کسی لحاظ سے افضل ہے تو وہ بھی عارضی ہے۔ اصل میں دونوں ایک ہی طرح کے ہیں۔ دوسرے میاں جس قدر بڑا اور اعلیٰ درجہ رکھتا ہے بیوی کا بھی اتنا ہی مرتبہ بڑھتا ہے۔ اور بیوی جو صفت رکھتی ہے خاوند کو اس سے فائدہ ہے اس لئے خاوند کی بڑائی بیوی کی بڑائی ہے اور بیوی کی بڑائی خاوند کی۔ یہ بات سمجھنے سے بہت سی خرابیوں کا انسداد ہو جاتا ہے۔

پھر ایک بات یہ ہوتی ہے کہ جلد بازی سے رشتہ کر لیا جاتا ہے جس میں کئی قسم کے نقص نکل آتے ہیں اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ ۶؎ کہ سوچ سمجھ کر کیا کرو۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر باوجود تمہارے ان سب باتوں کی احتیاط کرنے کے کوئی نقص اور عیب رہ جائے تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو وہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے اگر ان میں کوئی

نقص ہوا تو وہ دور کر دے گا- یہ باتیں خدا تعالیٰ نے ایسی بتائی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے کسی گھر میں نااتفاقی اور رنجش نہیں پیدا ہو سکتی-

چونکہ نکاح کا اصل مدعا اور غرض اتحاد پیدا کرنا اور ایک دوسرے کی ترقی کے لئے مددگار پیدا کرنا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا مددگار بنا دیا- اور اس طرح انسان کی روحانی اور جسمانی ترقیات کے اسباب مہیا کر دیئے-

میں نے پہلے بتایا ہے کہ کوئی ترقی نہیں حاصل ہو سکتی مگر محنت سے اور کوئی محنت نہیں ہو سکتی مگر قربانیاں کرنے سے اور کوئی مددگار نہیں ہو سکتا مگر سچا دوست اور کوئی سچا دوست نہیں ہو سکتا مگر اشتراکِ فوائد سے- اس اشتراک کے لئے خدا تعالیٰ نے مرد و عورت میں جذبات رکھ دیئے اور انہیں مجبور کر دیا کہ مرد کے لئے بیوی اور بیوی کے لئے مرد ہو- تو خدا تعالیٰ نے انسانی ترقی کا یہ ایک نہایت اعلیٰ قانون بنایا ہے لیکن بہت کم لوگ ہیں جو اس کو مدنظر رکھتے ہیں- غیر احمدیوں میں اس طرح ہوتا ہے کہ مولوی یا ملا آیات کو پڑھ دیتا ہے اور عورت مرد کی زبان سے کچھ کلمات کہلا لیتا ہے لیکن خود بھی نہیں سمجھتا کہ میں کیا کہلا رہا ہوں-

الحمدللہ کہ احمدی جماعت میں یہ بات نہیں- پس احمدی جماعت کو ان خطبات سے فائدہ اٹھانا اور نکاح کے اصل مقصد کو زیر نظر رکھتے ہوئے کام کرنا چاہیئے کیونکہ جب غرض فوت ہو جائے تو وہ کام بجائے ثواب کے موجب عقاب بن جائے گا- اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ اس کا ہر فعل کتاب و سنت کے مطابق ان فوائد کو حاصل کرنے والا ہو جن کے لئے وہ امر دیا گیا-

(الفضل ۷- مارچ ۱۹۱۶ء صفحہ ۳ تا ۵)

۱؎ اٰل عمران : ۳۲
۲؎ الروم : ۲۲
۳؎ حکایات رومی صفحہ ۸۰
۴؎ الاحزاب : ۷۱
۵؎ النساء : ۲
۶؎ الحشر : ۱۹